آل پارٹیز شریعت کنونشن

مولانا سمیع الحق

مشاہیر علماء اور مذہبی و سیاسی زعما کے نام فکر انگیز مکتوب

بگرامی خدمت .... زید لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مزاج گرامی!

گذارش ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام اسلام کے عادلانہ نظام کے نفاذ کے لئے عمل میں لایا گیا تھا لیکن دستوری طور پر ایسے ہوجانے کے باوجود ملک میں نوآبادیاتی دور کی یادگار انگریزی عدالتی نظام و قوانین کی تبدیلی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کی طرف کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہوئی اور ملک کا عدالتی، انتظامی، معاشی اور معاشرتی ڈھانچہ جوں کا توں ہے۔

اس مقصد کے لئے سینیٹ آف پاکستان میں ایک جامع "شریعت بل" پیش کیا گیا تھا جسے پانچ سال کی طویل بحث و تمحیص کے بعد سینیٹ نے منظور کرلیا۔ اور حتی الوسع تمام طبقات کے اکابر علماء اور دانشوروں کے ساتھ طویل اور وسیع مشاورت بھی ہوتی رہی۔ اور اس بل میں زور بنیادی اتفاقات پر دیا گیا جس کے نتیجے میں اس بل کو قریب قریب اجماع کی صورت حاصل ہوگئی۔ پھر بھی کسی نئی تجویز یا اختلاف رائے کا بعد میں پارلیمنٹ یا سینیٹ سے تدارک کرایا جا سکتا ہے۔ یہ بل اب کسی فرد یا جماعت کا نہیں پوری امت مسلمہ اور اسلام کی سربلندی چاہنے والوں کا مشترکہ اثاثہ بن چکا ہے۔ مگر اس بل کا ایکٹ بننے کے لئے قطرے کو گوہر بننے سے زیادہ دشوار گذار راہوں سے گذرنا ہے۔ مشکلات واضح طور پر سامنے آچکے ہیں۔ اور شریعت یا اسلام سے کھلم کھلا بغاوت کرنے والی قوتیں منظم ہو کر اس پر یلغار کرنے کا سوچ رہی ہیں۔ اب اسے تین ماہ کے اندر قومی اسمبلی میں منظوری کے مراحل سے گذرنا ہے۔ جب کہ مشکلات کے واضح اشارے ہوچکے ہیں۔ وقت نہایت محدود ہے اور ہر سطح پر متفقہ لائحہ عمل اور طریق کار طے کرنا وقت کی اولین ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں گذشتہ حکومت کے دور میں وفاقی شرعی عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اور وفاقی شرعی عدالت کو اختیار دیا گیا تھا کہ وہ خود یا کسی شہری کی درخواست پر ملک میں رائج کسی بھی قانون کا جائزہ لے کر اس کے شرعی یا غیر شرعی ہونے کا فیصلہ دے سکتی ہے۔ لیکن بعض قوانین اس کے دائرۂ اختیار سے مستثنیٰ کردیئے گئے تھے بالخصوص تمام مالیاتی قوانین کو آئینی طور پر وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار سے دس سال کے لئے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔ دس سال کی یہ مدت اگلے ماہ کے دوران ختم ہورہی ہے اور اس کے بعد ملک کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہوجائے گا کہ وہ سود اور دیگر غیر اسلامی مالیاتی قوانین کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کرسکے۔ لیکن وفاقی حکومت آئین میں ترمیم کرکے اس مدت کو مزید دس سال کے لئے بڑھانا چاہتی ہے۔

قومی اسمبلی سے "شریعت بل" کی منظوری اور مالیاتی قوانین کو وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار میں لانے کے سلسلہ میں حکومت کا رویہ منفی ہے اور ان دونوں اہم امور کے بارے میں اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور ملک کی دینی و سیاسی قوتیں مشترکہ طور پر لائحہ عمل طے کرکے حکومت کو شریعت بل کو سرد خانے میں ڈالنے اور وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار کے بارے میں آئینی ترمیم منظور کرانے سے باز رکھنے کی جدوجہد کریں۔ دونوں امور انتہائی اہم ہیں اور ملک کے دینی و سیاسی حلقوں کی فوری اور سنجیدہ توجہ کے متقاضی ہیں۔ اس سلسلہ میں **۱۷ جون ۹۰ء بروز اتوار ۱۰ بجے صبح - صدر راولپنڈی** ایک کل جماعتی شریعت کنونشن کا اہتمام کیا جارہا ہے تاکہ باہمی مشاورت کے ساتھ مشترکہ لائحہ عمل کا تعین کیا جاسکے۔

آنجناب سے گذارش ہے کہ کنونشن میں شریک ہوکر اپنی گراں قدر تجاویز اور مشاورت کے ساتھ ہماری رہنمائی فرمائیں۔ امید ہے کہ آپ ضرور کرم فرمائیں گے۔ اب اس اہم موڑ پر ناچیز کو اپنا ایک ادنیٰ خادم اور دین محمدی ﷺ کا ایک ادنیٰ سپاہی سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں اور شریعت مطہرہ کا علم ہاتھ میں لے کر ہم سب کی راہنمائی و قیادت فرماویں۔ تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ اور آقائے دوجہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں سرخرو ہوسکیں۔ اگر یہ موقع خدانخواستہ ہم نے گنوا دیا تو شاید پھر صدیوں تک اس کی تلافی نہ کرسکیں۔

دعوت کو شرف قبول بخشنے کی اطلاع کا شدت سے منتظر ہوں۔ والسلام

(مولانا) سمیع الحق سیکریٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان (محرک شریعت بل)